کیا عورت کو شلوار، قمیص، دوپٹہ، انڈرویئر اور سینہ بند پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے؟

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3304

تاریخ اجراء: 27 جمادی الاولی 1446ھ / 30 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت کو پانچ کپڑے (شلوار، قمیص، دوپٹہ، انڈرویئر، سینہ بند) پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے؟ اگر پانچ کپڑوں سے کم میں نماز پڑھی تو کیا عورت کی نماز نہیں ہوگی؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کے لیے کپڑوں کی کسی خاص تعداد کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے لیے اصل یہ ہے کہ عورت کی نماز کے لیے جو شرعی پردہ ضروری ہے، اس کا مکمل لحاظ کیا جائے (یعنی عورت کو جن اعضاء کے ڈھانپنے کا حکم ہے، ان کو قابلِ ستر کپڑوں سے مکمل طور پر چھپائے)، اور نماز میں عورت کے لیے شرعی پردہ یہ ہے کہ:

"منہ کی ٹکلی، ہتھیلیاں اور پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا بدن چھپانا ضروری ہے، یہاں تک کہ سر کے لٹکے ہوئے بال چھپانا بھی ضروری ہے۔ البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں سمیت) مکمل (اوپر نیچے سے) ظاہر ہوں تو ایک مفتی بہ قول پر نماز درست ہے۔

اور مزید یہ کہ جس کپڑے وغیرہ سے ستر کیا جائے وہ اتنے باریک بھی نہ ہوں، کہ جس سے جسم اور بالوں کی رنگت ظاہر ہو، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ لہذا اگر عورت نے پانچ سے کم کپڑوں مثلاً تین سے بھی اپنے جسم کا ستر مکمل صحیح طریقے سے ڈھانپ لیا اور نماز کے دوران کوئی حصہ کھلا نہیں رہا، تو اس کی نماز درست ہو جائے گی۔

عورت کا تمام جسم ہی ستر عورت ہے سوائے چند اعضا کے۔ چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "(الرابع) ستر عورتہ وھی للرجل ماتحت سرتہ الی ماتحت رکبتہ۔۔۔ وللحرۃ جمیع بدنھا حتی شعرھا النازل فی الاصح خلا الوجہ والکفین والقدمین ملتقطاً" ترجمہ: چوتھی شرط اس کے ستر کا چھپا ہونا ہے۔ اور مرد کا ستر عورت ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک ہے اور آزاد عورت کا تمام جسم ہی ستر عورت ہے حتی کہ اصح قول

کے مطابق سر سے لٹکتے ہوئے بال بھی، سِوائے چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں اور ٹخنے سے نیچے تک پاؤں کے۔(تنویر الابصار مع درمختار وردالمحتار، جلد1، صفحہ 404، 405، دار الفکر، بیروت)

ردالمحتار میں ہتھیلی کی پشت کے متعلق ہے "وفي مختلفات قاضي خان وغيرها أنه ليس بعورة، وأيده في شرح المنية بثلاثة أوجه. وقال: فكان هو الأصح وإن كان غير ظاهر الرواية، وكذا أيده في الحلية، وقال: مشى عليه في المحيط وشرح الجامع لقاضي خان.اهـ. واعتمده الشرنبلالي في الإمداد" ترجمہ: قاضی خان وغیرہ کے مختلفات میں ہے کہ وہ (ہتھیلی کی پشت) ستر عورت میں شامل نہیں، اور شرح منیہ میں اس کی تین وجوہ سے تائید کی ہے، اور فرمایا: پس یہی اصح ہے اگرچہ یہ غیر ظاہر الروایہ ہے، یونہی حلبہ میں اس کی تائید کی ہے اور فرمایا: محیط اور قاضی خان کی شرح الجامع میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ (ان کی عبارت ختم ہوئی۔) اور امداد میں شرنبلالی نے اسی پر اعتماد کیا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج2، ص96، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے "رأيت في مقدمة المحقق ابن الهمام المسماة بزاد الفقير قال بعد تصحيح أن انكشاف ربع القدم مانع، ولو انكشف ظهر قدمها لم تفسد، وعزاه المصنف التمرتاشي في شرحها المسمى إعانة الحقير إلى الخلاصة، ثم نقل عن الخلاصة عن المحيط أن في باطن القدم روايتين، وأن الأصح أنه عورة ثم قال: أقول: فاستفيد من كلام الخلاصة أن الخلاف إنما هو في باطن القدم؛ وأما ظاهره فليس بعورة بلا خلاف ولهذا جزم المصنف بعدم الفساد بانكشافه، لكن في كلام العلامة قاسم إشارة إلى أن الخلاف ثابت فيه أيضا" ترجمہ: میں نے محقق ابن ہمام کے مقدمہ زاد الفقیر میں دیکھا، انہوں نے تصحیح کے بعد فرمایا: قدم کے چوتھائی حصے کا کھلنا صحت نماز سے مانع ہے، اور اگر عورت کے قدم کی پشت ظاہر ہوئی تو اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی، اور مصنف تمرتاشی نے زاد الفقیر کی شرح بنام اعانۃ الحقیر میں اس مسئلہ کو خلاصہ کی طرف منسوب کیا، پھر خلاصہ سے بحوالہ محیط نقل کیا کہ قدم کے نچلے حصے کے متعلق دو روایتیں ہیں، اور اصح یہ ہے کہ وہ ستر عورت میں شامل ہے، پھر فرمایا: میں کہتا ہوں: خلاصہ کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ اختلاف، قدم کے نچلے حصے کے متعلق ہے، بہر حال قدم کی پشت تو وہ بغیر اختلاف ستر عورت میں شامل نہیں، اسی لئے اس کے ظاہر ہونے کی صورت میں مصنف نے نماز فاسد نہ ہونے پر جزم کیا ہے، لیکن علامہ قاسم کے کلام میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس میں بھی اختلاف ثابت ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج2، ص96، مطبوعہ: کوئٹہ)

نماز کے احکام میں ہے ”عورت کے لئے ان پانچ اعضاء: منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے، البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مفتی بہ قول پر نماز درست ہے۔ (نماز کے احکام، ص 193،194، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”والثوب الرقیق الذی یصف ما تحتہ لا تجوز الصلاۃ فیہ کذا فی التبیین“ ترجمہ: اتنا باریک کپڑا جس کے نیچے جسم ظاہر ہو اس میں نماز جائز نہیں ہے، اسی طرح تبیین میں ہے۔ (فتاوی ھندیۃ، جلد 1، صفحہ 58، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”اتنا باریک دوپٹا، جس سے بال کی سیاہی چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی، نہ ہوگی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے، جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔“ (بہار شریعت، جلد 01، حصہ 03، صفحہ 481، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net